ڈاکٹر محمد سلیم اختر*

مکتوباتِ نواب مشتاق احمد گرمانی بنام لیفٹننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید

نواب مشتاق احمد گرمانی (۱۹۰۵-۱۹۸۱ء) اپنے دور کے بہت سے دیگر مسلم زعماء کی طرح علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے۔ ۱۹۳۷ء میں پنجاب کی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے اور رکنیت کا سارا عرصہ پارلیمانی سیکرٹری کے منصب پر بھی فائز رہے۔ آپ نے ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۵ء تک ڈائریکٹر، ریکروٹمنٹ، گورنمنٹ آف انڈیا اور ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء تک ڈائریکٹر، ری سیٹل منٹ کی ذمے داریاں انجام دیں۔ ۱۹۴۷ء-۱۹۴۸ء کے دوران ریاست بہاول پور کے وزیر اعلیٰ رہے[۱] اور اس حیثیت میں امیر بہاول پور کی حمایت میں بھرپور کوشش کی کہ جہاں تک ممکن ہو ریاست کی نیم مختارانہ حیثیت برقرار رہے لیکن حالات کے جبر نے بالآخر ریاست کو ۳ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے ساتھ الحاق پر مجبور کر دیا۔[۲]

۱۹۴۹ء-۱۹۵۰ء کے دوران آپ پاکستان کی وفاقی کابینہ میں پہلے وزیر بے محکمہ کے طور پر کام کرتے رہے،[۳] پھر جب وزارت امورِ کشمیر کا قیام عمل میں آیا تو ۱۹۵۰ء-۱۹۵۱ء کے دوران اس وزارت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں رہی۔[۴] ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک آپ وفاقی وزیر داخلہ، ۵۴-۱۹۵۵ء میں گورنر پنجاب اور ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک گورنر مغربی پاکستان اور پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے رکن رہے۔[۵] ۱۹۵۱ء میں لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد پاکستان کے سیاسی افق پر نئے سیاسی طالع آزماؤں کی جو جماعت ابھری، مشتاق احمد گرمانی اس کے رکن رکین، سیاسی جوڑ توڑ کے بے تاج بادشاہ اور ہر لحظہ بدلتے ہوئے سیاسی حالات کے بہترین نبّاض ثابت ہوئے۔[۶] البتہ ۱۹۵۸ء میں جنرل محمد ایوب خان کے فوجی انقلاب نے ان کی سیاسی سرگرمیوں کی بساط ہمیشہ کے لیے لپیٹ دی۔

ذیل میں لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید (۱۹۱۲ء-۱۹۸۳ء)، ایم بی بی ایس (پنجاب)، ایم آر سی پی (ایڈنبرا)، ایف سی سی پی (یو ایس اے)، ڈائریکٹر، جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر، کراچی، کے نام ان کے نو خطوط پیش کیے جا رہے ہیں۔ خواجہ عبدالرشید انگریزی دور کی اُس درخشاں روایت کا انتہائی خوش گوار تسلسل تھے جب بہت سے سول اور فوجی عہدے دار اپنے فرائض منصبی کی ادائی کے ساتھ ساتھ اپنی تعیناتی کے علاقوں کی علمی، ادبی اور سماجی زندگی کے بارے میں مطالعہ و تحقیق اور تصنیف و تالیف کو اپنے اوقات فراغت کا بہترین مصرف خیال کرتے تھے۔ خواجہ صاحب کا خاندانی پس منظر تو علمی تھا ہی،[۷] جوانی میں مولانا عبیداللہ سندھی (۱۸۷۲ء-۱۹۴۴ء)[۸] کی صحبت[۹] اور پھر جنگ عظیم دوم کے دوران آرمی میڈیکل کور میں بھرتی اور مشرق وسطیٰ میں طویل تعیناتی نے ان کے ذوق تحقیق و تجسس کے لیے مہمیز کا کام کیا۔ چنانچہ آنے والے ایام میں آپ جہاں بھی گئے آپ نے نہ صرف اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور بہترین انتظامی صلاحیتوں کا سکہ منوایا بلکہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اپنے عمق مطالعہ، عبقریت اور جدتِ فکر کی دھاک بٹھا دی، اور مزے کی بات یہ ہے کہ ان کی دل چسپی کے موضوعات بھی کوئی ایک دو نہیں بلکہ ایک پوری کہکشاں کی صورت میں پھیلے ہوئے تھے۔[۱۰] گذشتہ صدی کے وسط کا شاید ہی کوئی قابل ذکر اردو یا انگریزی

اخبار یا رسالہ ہوگا جس میں ان کی نگارشات شائع نہ ہوئی ہوں۔ ان میں سے بعض مقالات کے مجموعے انھوں نے معارف النفس،[11] معارف الآثار،[12] Essays on Islam[13] اور Historical Dissertations[14] کے زیرعنوان اپنی زندگی ہی میں کتابی صورت میں شائع کر دیے تھے لیکن ان کی بہت ساری مطبوعہ تحریروں کا سراغ لگانا ابھی باقی ہے۔ خواجہ صاحب کے وسیع حلقہ احباب میں زندگی کے ہر شعبے کی چیدہ ترین شخصیات شامل تھیں جن کے ساتھ ان کا سلسلۂ مراسلت جاری رہتا۔ زیرِ نظر مکتوبات خواجہ صاحب کو موصول ہونے والے خطوط میں سے مشتے نمونہ از خروارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گرمانی صاحب کے خواجہ عبدالرشید کے نام ان خطوط سے جہاں طرفین کے درمیان موجود انتہائی گرم وصمیمانہ روابط کا پتا چلتا ہے، وہیں مکتوب نگار کے علمی وفکری رجحانات پر بھی بیش قیمت روشنی پڑتی ہے۔

ان میں سے ماسوائے تین خطوط کے ہر خط کا آغاز تاریخ ومحلِ تحریر کے ذکر سے ہوتا ہے۔ تیسرے خط کے شروع میں ''۵/نومبر'' کے الفاظ مرقوم ہیں ''۱۹۶۱ء'' کا اضافہ پنسل سے ظاہراً مکتوب الیہ نے کیا ہے۔ مکتوب ۶ اور ۷ ۸×۱۵ س م تقطیع کے روایتی عید کارڈوں کی طرح کے دوہرے تہ کیے گئے عام کاغذوں ہی پر مرقوم ہیں۔ اِن میں سے پہلے کے ماتھے پر خطِ نستعلیق میں ''مشتاق احمد گرمانی'' چھپا ہوا ہے، جب کہ دوسرے پر یہی الفاظ اُبھرویں صورت میں سنہری رنگ کے طغری کی شکل میں نظر آتے ہیں اس کے اوپر کا پرت اُٹھائیں تو سامنے ''عید مبارک'' کی مطبوعہ عبارت قاری کا استقبال کرتی ہے۔ ان دونوں خطوط میں کوئی تاریخ وغیرہ مذکور نہیں، لہٰذا محض سیاقِ مطالب کو مدِّنظر رکھ کر ان کی ترتیب کا تعین کیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی خالی از دلچسپ نہیں ہوگا کہ خط نمبر ۱ کے مطالب، خط نمبر ۳ اور ۷ کے بائیں کونے پر پنسل سے مرقومہ بالترتیب ''۳۵'' اور ''۴۰'' کے اعداد، اور خط نمبر ۸ کے دائیں کونے پر نیلی روشنائی سے لکھا گیا ''93'' کا عدد اس بات کی غمازی کررہے ہیں کہ اوّل تو طرفین کے درمیان تعلقات ۱۹۶۱ء سے بہت پہلے سے موجود چلے آرہے تھے، اور دوسرے یہ کہ مکتوب الیہ محترم، گرمانی صاحب کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط کو ترتیب وار کسی فائل وغیرہ میں محفوظ کرتے رہے ہوں گے۔

پیش تر اس سے کہ خطوط کے مطالعے کی طرف بڑھیں، ان کی املا کی خصوصیات کا ذکر کرنا بھی بے جا نہ ہوگا۔ مکتوب نگار نے ''السلام علیکم'' کو ہر جگہ ''اسلام علیکم''، ''رحمۃ اللہ'' کو ''رحمہ الہ''، ''اللہ تعالیٰ'' کو ''الہ تعالیٰ''، ''انشاء اللہ'' کو ''انشا الہ''، ''دونوں'' کو ''دونو'' اور ''بفضلہٖ'' کو ''بفضلہ'' لکھا ہے۔

ایک جگہ ''موقع'' کو ''موقعٔ'' (خط۴)، اور دوسری جگہ سہوالقلم سے ''موقعہ'' (خط۱)، ''واضح'' کو ''واضع'' (خط۳)، اور ''نسبۃً'' کو ''نسبتاً'' (خط۵) لکھ دیا ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ کو جگہ جگہ ملا کے لکھا گیا ہے، مثلاً ہونگے، لیکر، رہونگا، لائینگے، اسلئے، آؤنگا، جائیگی، کیساتھ، اسکی، کرونگا، آپنے، ہونگا، آئینگے، لادینگے، کیخدمت، کیطرف وغیرہ۔ اِسی طرح ایسے موارد جہاں بالعموم ہائے دوچشمی (ھ) لکھی جاتی ہے، وہاں بلا استثناء کہنی دار (ہ) کا استعمال کیا ہے، مثلاً ''ہاتھ'' کے بجائے ''ہاتہ''، ''ساتھ'' کے بجائے ''ساتہ''، ''تھا'' کے بجائے ''تہا'' وغیرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ایسے الفاظ جن کے آخر میں فی زمانِنا ہمارے ہاں بالعموم نون غنہ (ں) بغیر نقطے کے استعمال ہوتا ہے، اُنھیں اکثر جگہوں پر نقطے دار ''ن'' کے ساتھ لکھا گیا ہے، مثلاً باتین، انہین، کرین، کرون، راہین، نہین، وہین، میان، کرین، کرائین، نعمتون، پسند آئین وغیرہ۔ اِسی طرح بعض جگہوں پر جہاں ''ز''

کا استعمال ہونا چاہیے تھا، ''ذ'' کو استعمال کیا گیا ہے، مثلاً ''گزارش'' کے بجائے ''گذارش'' (خط ۸) اور ''شکرگزار'' کی جگہ ''شکرگذار'' لکھا گیا ہے، (ہر چند کہ اردو تحریروں میں ''ز'' اور ''ذ'' کا یہ امتیاز بالعموم نظرانداز کر دیا جاتا ہے)۔ بہ تقاضاے امانت اِن تمام نکات کی نشان دہی لازم تھی، ورنہ بغرض اشاعت تسوید کے دوران املاء اور رسم الخط کو زمانہ حال کی مرسومہ روش کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

(۱)

Telephone 50009

18, Victoria Road
Karachi
19.8.۶61

My dear Rashid Bhai,

I am sending the X-Ray pictures and a copy of the Case history.

I shall call at 11-0[0] A.M and bring the other relevant papers with me.

With kindest regards

Yours affectionately
Sd/-Gurmani
(MUSHTAQ AHMED GURMANI)

(۲)

۴۴۔جی،گلبرگ۔۲

لاہور

۱۸۔وکٹوریہ روڈ۔کراچی ۱۳رستمبر۱۹۶۱ء

برادر محترم و گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ٹیلیفون کیا تو معلوم ہوا کہ آپ راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔خالدہ [۱۵] اور غضنفر [۱۶] آئے ہوئے ہیں۔وہ آپ کے اور بھاوج صاحبہ کے سلام کے لیے حاضر ہونا چاہتے تھے۔خالدہ اور غضنفر غالباً ۱۷یا۱۸ستمبر تک کوئٹہ روانہ ہونگے اور دو دن بعد میں بھی ہوائی جہاز سے انشاء اللہ کوئٹہ چلا جاؤں گا۔اگر میری روانگی سے قبل آپ تشریف لے آئے تو حاضر ہوں گا۔انسان کامل [۱۷] کا میں نے مطالعہ کیا۔لیکن اصطلاحات کی کوئی لغت میرے پاس نہیں تھی اس لیے اس کتاب کی عبارت سمجھنا بہت مشکل تھا۔ کتاب کا نسخہ آپ کے اردلی کفایت خان کے ہاتھ دلی شکریہ کے ساتھ واپس بھیج رہا ہوں۔میں چاہتا تھا کہ اِس مرتبہ زیادہ وقت حاصل کرکے آپ سے استفادہ کروں گا،لیکن آپ کی طبیعت اور مصروفیت کا احساس کرتے ہوئے دل بھر کر باتیں کرنے کا موقع نہ

مل سکا۔ خیر! زندگی باقی رہی تو انشاء اللہ یہ آرزو پھر پوری کروں گا۔
اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی بہترین نعمتوں، رحمتوں اور برکتوں سے آپ کو متمتع فرمائیں۔ آمین
بھاوج صاحبہ محترمہ کی خدمت میں سلام۔

نیازمند
مشتاق احمد گرمانی

(۳)

THATTA GURMANI

DISTRIC MUZAFFAR GARH

۵/نومبر ۱۹۶۱ء

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایک حقہ اور تمبا کو ارسال خدمت ہے۔ امید ہے پسند خاطر ہوں گے۔ عزیزی غضنفر کراچی جا رہے ہیں۔ میرے اصرار کے باوجود یہ اپنی مرض کی تشخیص اور علاج میں تساہل برتتے ہیں۔ مجھے تشویش رہتی ہے۔ براہِ مہربانی انہیں اپنی نگرانی میں لے کر ان کی پوری تشخیص اور تجویز علاج کرا کے مجھے مطلع کریں۔ امید ہے آپ دونوں بفضلہٖ بخیر و عافیت ہوں گے۔ ہم سب کی طرف سے آپ دونوں کی خدمت میں دلی دعائیں اور سلام قبول ہوں۔

خیر طلب
مشتاق احمد گرمانی

(۴)

۴۴۔ جی، گلبرگ۔۲

لاہور

۵/فروری ۱۹۶۳ء

برادر عزیز و محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

آپ کا مرسلہ معارف النفس کا نسخہ کل ہی مجھے ملا۔ دلی شکریہ قبول کیجئے۔ گذشتہ شب عشاء کے بعد پڑھنا شروع کیا اور ڈیڑھ بجے تک ابتدائی ابواب ہی پڑھ سکا۔ دل چاہتا تھا کہ کتاب کو اپنے سے الگ نہ کروں۔ ایسے ادق مضامین کو جس سہولت سے آپ نے سمجھانے کی کوشش کی ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ آپ کی تصنیف سے مجھ جیسے مبتدی اور اصحابِ فکر و نظر اور محققین و ناقدین سبھی مستفید ہوں گے اور اپنے ظرف کی وسعت کے مطابق اپنے قلب و ذہن کی تسکین کا سامان پائیں گے۔ جدید سائنسی تحقیقات اور معلومات کی روشنی میں قدیم و ہم زمان فلسفیانہ نظریات کا تجزیہ حصولِ ایقان میں بہت مفید ثابت ہوگا اور مزید تحقیق و فکر کی نئی راہیں اس سے کشادہ ہوں گی اور عین ممکن ہے کہ یہ جستجو مختلف نظریات کی بالآخر ایک مرکزی نقطہ کی طرف رہنمائی کر سکیں۔ اس سلسلے میں آپ نے جو طرح ڈالی ہے اُس کی افادیت اس وقت بھی واضح ہے لیکن اس کی اہمیت کا احساس وقت کے ساتھ بڑھتا

چلا جائے گا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ نے یہ سلسلہ اردو زبان میں شروع کیا ہے۔ اِس سے بھی تحقیق و جستجو کا حلقہ ہمارے ملک میں وسیع ہونا شروع ہوجائے گا اور ہمارے پڑھے لکھے طبقے میں زیادہ خود اعتمادی اور عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوگا۔ اللّٰہم زد فزد۔
کتاب کی طباعت اگر لاہور میں ہوتی تو شاید زیادہ بہتر ہوتا لیکن آپ چونکہ کراچی میں تھے اِس لیے یہ ممکن نہ تھا۔ طبع ثانی کے وقت اگر آپ کی رائے یہ ہوئی کہ طباعت یہاں سے ہو تو انشاء اللہ جو خدمت میں کر سکا اس کے لیے میں حاضر ہوں گا۔ آئندہ لاہور تشریف لائیں تو مجھے ضرور مطلع کیجئے گا۔ آپ سے مل کر قلبی مسرت ہوتی ہے۔
عزیزہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں میری دلی دعائیں اور سلام قبول ہوں۔

خیر طلب
مشتاق احمد گرمانی

(۵)

ٹھٹھ گرمانی۔ ضلع مظفر گڑھ (مغربی پاکستان)
۷/اپریل ۱۹۶۳ء

برادرِ مکرم و محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

عنایت نامہ لاہور سے ہوتا ہوا کل مجھے یہاں ملا۔ میں یکم اپریل سے یہاں آیا ہوا ہوں۔ عزیزم نیاز[۱۸] اور ان کی اہلیہ کل حج کے لئے روانہ ہوں گے۔ ان سے ملنے اور والدہ صاحبہ کی قدم بوسی کے لیے یہاں آیا تھا۔ اور آپ کی متوقع آمد لاہور کے لیے گیارہ اپریل کو لاہور واپسی کا پروگرام بنایا تھا۔ پھر ارادہ تھا کہ دوبارہ یہاں آکر والدہ صاحبہ کی خدمت میں نیاز میاں اور ان کی اہلیہ کی واپسی تک رہوں گا۔ آپ کے گرامی نامہ سے معلوم ہوا کہ آپ فی الحال لاہور تشریف نہیں لا سکیں گے بلکہ اپریل کے آخر تک تشریف لائیں گے۔ اس لیے میں اپنے پروگرام میں تبدیلی کر رہا ہوں اور فی الحال دس پندرہ یوم تک یہیں رہوں گا۔ پھر عزیزی غضنفر اور نورچشمی خالدہ کچھ دنوں کے لیے آکر والدہ صاحبہ کی خدمت میں رہیں گے اور میں ایک ہفتہ یا دس دن کے لیے لاہور سے ہو آؤں گا۔
آپ سے ملے بہت دن ہوگئے ہیں اور یہ معلوم کر کے مجھے بے حد مسرت ہوئی تھی کہ آپ لاہور تشریف لاویں گے اور غریب خانہ پر قیام کریں گے۔ آج کل لاہور کا موسم بھی اچھا ہوتا ہے۔ آپ کی عطیہ کتاب معارف الآثار مجھے مل گئی تھی۔ معذرت خواہ ہوں کہ قبل ازیں شکریہ عرض نہ کر سکا۔ میری طرف سے دلی شکریہ قبول فرمائیے۔ میں نے یہ کتاب اپنے سامان میں ساتھ رکھی تھی تاکہ یہاں اس کا مطالعہ کر سکوں لیکن سامان بند کرتے وقت یہ کتاب ملازم کے سہو سے وہیں رہ گئی۔ اب انشاء اللہ لاہور جا کر پڑھوں گا۔ آپ لاہور تشریف لائیں گے تو انشاء اللہ آپ کے تبحر علمی سے استفادہ کا موقع ملے گا۔
عزیزہ زرینہ[۱۹] کی خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ آپ کی موجودگی سے مجھے بے حد اطمینان ہے ورنہ اس کی جانب سے مجھے بہت تشویش رہتی۔ امید ہے اب وہ آپ کی ہدایات کے مطابق احتیاط برتے گی۔ اللہ تعالیٰ اُسے بخیر و عافیت رکھے۔
یہاں بھی موسم ابھی خوشگوار ہے۔ پچھلے ہفتے ژالہ باری ہوئی۔ فصلات کو بھی نقصان پہنچا۔ ہفتے عشرے تک یہاں گرمی شروع ہو جائے گی اور اکتوبر تک زیادہ گرمی اور بہت زیادہ گرمی جاری رہتی ہے۔ یہاں برسات کا موسم نہیں ہوتا۔ جولائی، اگست میں کبھی

کبھار بارش ہو جاتی ہے۔ ورنہ بارش کی بجائے آندھیوں کا زور رہتا ہے۔
موسم سرما البتہ یہاں نہایت خوشگوار ہوتا ہے اور نومبر سے اپریل کے وسط تک موسم بہت اچھا ہوتا ہے۔
امید ہے آپ اور بیگم صاحبہ بخیر و عافیت ہوں گے۔
آپ دونوں کی خدمت میں دلی محبت اور دعاؤں کے ساتھ

مخلص دیرینہ
مشتاق احمد گرمانی

(۶)

مشتاق احمد گرمانی
ٹھٹہ گرمانی۔ ضلع مظفر گڑھ

محترمی و گرامی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تھوڑے سے آم روانۂ خدمت ہیں۔ خدا کرے صحیح حالت میں آپ تک پہنچ سکیں اور آپ کو پسند آئیں۔
یہ خط عزیزہ زرینہ کی معرفت بھیج رہا ہوں۔ آپ کا صحیح پتہ اس وقت میرے پاس نہیں۔
آپ کی تازہ تصنیف طالب آملی کے اشعار کا انتخاب مصنف کے حسن انتخاب اور کاوش کا مرقع ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ آرٹ اور سائنس کا امتزاج کمیاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے۔ میں آپ کی کتاب خوب مزے لے کر پڑھ رہا ہوں اور آپ دونوں کے لیے صمیم قلب سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی بہترین نعمتوں اور رحمتوں سے آپ کو متمتع فرمائے۔ آمین
ہم سب کی جانب سے آپ دونوں کی خدمت میں بہت بہت دعائیں اور سلام

آپ کا مداح اور مخلص دیرینہ
دستخط

(۷)

مشتاق احمد گرمانی
(بہ شکل طغری)
ابھی کچھ توقف کیجیے۔ انشاء اللہ جب آپ لاہور آئیں گے تو تفصیل سے باتیں ہوں گی۔ عزیز نیاز کی واپسی تک میں والدہ صاحبہ کی خدمت میں یہیں حاضر رہوں گا۔
اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین
ہم سب کی طرف سے آپ دونوں کی خدمت میں
عید مبارک
ٹھٹہ گرمانی
ضلع مظفر گڑھ مشتاق احمد گرمانی

(۸)

ٹھٹھہ گرمانی
ضلع مظفر گڑھ
۲۵/مارچ ۱۹۶۶ء

برادر عزیز و محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک نیاز نامہ پہلے گزارش کر چکا ہوں۔ عزیزی نیاز میاں کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ امید ہے ان کے ٹیسٹ اب مکمل ہو چکے ہوں گے۔ براہِ مہربانی تشخیص مرض اور علاج کے متعلق مجھے بالتفصیل لکھیے۔ نیاز میاں کو علاج، دوا اور غذا، پرہیز وغیرہ کے متعلق مفصل ہدایت نامہ بنوا دیجیے اور اس کی ایک نقل مجھے بھجوا دیجیے تاکہ میں نگرانی کر سکوں اور عزیز کے ذہن نشین کر دیجیے کہ حسب ہدایت عمل کریں اور اپنی مرضی کے مطابق اپنا علاج خود کرنے سے گریز کریں اور غذا کے متعلق بھی احتیاط برتیں۔ اگر سگریٹ نوشی ترک کر دیں تو مجھے بے حد خوشی ہوگی۔ اگر تمباکو نوشی کا ان پر اتنا ہی غلبہ ہے تو حقہ نوشی اس کی نسبت بہتر صورت ہے۔ بہر حال سگریٹ نوشی کے مضرت رساں نتائج آپ ان کے ذہن نشین کرا سکیں تو اِس خطرناک عادت سے نجات کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

میری بھی طبیعت چند دن سے ناساز رہی ہے۔ غالباً موسم کی تبدیلی کی وجہ ہے۔ طبیعت ذرا بہتر ہو تو بروہی صاحب[۲۱] کی خدمت میں عریضہ گزارش کروں گا۔ ان کا عنایت نامہ مجھے ملا ہے۔ لیکن طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے انہیں خط نہیں مل سکا۔

امید ہے آپ اور بھابھی بخیر وعافیت ہوں گے۔

ہم سب کی طرف سے عید الاضحیٰ کی مبارک باد قبول کیجیے۔ اللہ تعالیٰ خوشی واطمینان کی بہت بہت سی عیدیں دیکھنی آپ کے نصیب کرے اور اپنی بہترین نعمتوں، برکتوں اور رحمتوں سے آپ کو نوازے۔ آمین

عزیزی نیاز میاں سے میرا اسلام کہیے گا اور انہیں کہیے گا کہ اپنی خیریت کی اطلاع جلد دیں۔ مجھے بے حد انتظار ہے۔

خیر طلب
مشتاق احمد گرمانی

(۹)

ٹھٹھہ گرمانی
ضلع مظفر گڑھ
ملتان
۱۶/اپریل ۱۹۶۶ء

برادر عزیز و محترم حفظکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے بھتیجے میاں شیخ احمد گرمانی کراچی جا رہے ہیں اور میں نے اُنہیں تاکید کی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنی [کذا] مرض کی تشخیص کرائیں۔ انہیں متعدد بار کہہ چکا ہوں کہ لاہور کچھ دن قیام کر کے اپنا باقاعدہ علاج کرائیں لیکن یہ کوئی

نہ کوئی عذر کر دیتے ہیں۔ان کی ڈاڑھ میں تکلیف تھی۔ ماہر دندان ڈاکٹر صاحب سے ڈاڑھ نکلوائی لیکن انہیں اس وقت سے اب تک تکلیف باقی ہے اور یہ بندہ خدا ابتدائی علاج کرا لیتے ہیں پھر جب تکلیف زیادہ ہوتی ہے تو پھر دو چار دن پٹی کرائی۔ اس دفعہ یہ مجھ سے وعدہ کر کے جا رہے ہیں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے مشورہ کرنے کے بعد جو آپ مناسب سمجھیں گے اُسی کے مطابق یہ پوری تشخیص کرائیں گے اور اپنا صحیح علاج کرائیں گے۔ مجھے ان کی صحت کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ براہِ مہربانی ان کی پوری رہنمائی فرمائیں اور اگر ضروری ہو تو انہیں ہسپتال میں داخل کر کے ان کا پورا معائنہ (Check up) کرا دیجیے۔ اور صحیح علاج کرا دیجیے۔ میں بے حد شکر گزار رہوں گا۔ امید ہے آپ دونوں بفضلہٖ بخیر و عافیت ہوں گے۔ دلی مبارک اور نیک تمناؤں کے ساتھ۔

آپ کا دعا گو بھائی
مشتاق احمد گرمانی

حواشی:

1. K.K. Aziz, *Party Politics in Pakistan* 1947-1958, Islamabad: National Commission on Historical and Cultural Research, 1976, p.281.
2. Chaudhri Muhammad Ali, *The Emergence of Pakistan*, New York / London: Columbia University Press, New York, London, 1967; Research Society of Pakistan, University of the Punjab, Lahore, reprint, 5th Impression, 1985, pp. 235-6.
3. K.K. Aziz, p. 281.
4. Chaudhry Muhammad Ali, p. 242.
5. K.K. Aziz, p. 282.

۶۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: Hamida Khuhro, *Mohammad Ayub Khuhro: A Life of Courage in Politics*, Lahore: Ferozson, 1998, pp. 403-435.

۷۔ دیکھیے: عصمت بتول، ''کرنل خواجہ عبدالرشید، حیات اور ادبی خدمات''، تحقیقی مقالہ برائے امتحان ایم اے اردو، زیرنگرانی [ڈاکٹر] تحسین فراقی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۸۵ء۔ مذکورہ مقالہ تک دسترس محب مکرم ڈاکٹر محمد سلیم مظہر، صدر شعبہ فارسی، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی کی وساطت سے ممکن ہوئی، جس کے لیے راقم ان کا انتہائی سپاس گزار ہے۔

۸۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیے: محمد احمد، سید (مصنف)، عامر ریاض (مصنف و مرتب)، مولانا عبیداللہ سندھی، حیات، افکار اور عمل، تخلیقات، لاہور، ۲۰۰۹ء

۹۔ دیکھیے: عبدالرشید، خواجہ، (لیفٹیننٹ کرنل)، معارف النفس (رموز تصوّف)، مجلس اخوان الصفا، کراچی ۱۹۶۲ء، ص ۵-۷؛ Abdul Rashid, Khawaja, Lieut. Colonel, *Essayes on Islam*, Din Muhammadi Press Karachi, 1960, p. 58

۱۰۔ ملاحظہ ہو: حفیظ ہوشیارپوری، ''کتاب اور صاحب کتاب''، معارف النفس، ص ۸-۹

۱۱۔ دیکھیے: حاشیہ ۹، اوپر

۱۲۔ ناشر: ندوۃ المصنفین، دہلی، ۱۹۶۳ء

۱۳۔ دیکھیے: حاشیہ ۹، اوپر

۱۴۔ Published by Pakistan Historical Society, Karachi, 1962.

۱۵۔ گرمانی صاحب کی صاحبزادی۔

۱۶۔ گرمانی صاحب کے داماد۔

۱۷۔ ظاہراً چودہویں صدی عیسوی کے معروف صوفی عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی کی معروف عربی کتاب الانسان الکامل یا اس کا ترجمہ مراد ہے۔ کتاب ہذا کا اردو ترجمہ بہ کوشش فضل میراں، نفیس اکیڈمی، کراچی نے ۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔

۱۸۔ گرمانی صاحب کے بھائی۔

۱۹۔ گرمانی صاحب کی بھتیجی، نیاز احمد کی بیٹی۔

۲۰۔ تذکرۂ طالب آملی مراد ہے جس کے آغاز میں خواجہ عبدالرشید نے اردو میں طالب کے حالات زندگی کا خلاصہ دیا ہے اور اُس کے بعد اشعار کا اپنے ذوق کے مطابق انتخاب شامل اشاعت کیا ہے۔ ۱۳۸ صفحات پر مشتمل یہ مختصر کتاب فیروزسنز، کراچی نے ۱۹۶۵ء میں شائع کی۔

۲۱۔ اے۔ کے۔ بروہی (۱۹۱۵ء-۱۹۸۷ء) پاکستان کے معروف ماہر آئین و قانون، اور اسلام دوست فلسفی۔ آپ کے نصف درجن کے قریب آثار میں سے *Islam in the Modern World*, *Adventures in Self Expression* اور *A Faith to Live By* خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پاکستان کی تیسری وفاقی کابینہ میں جو محمد علی بوگرہ نے بحیثیت وزیر اعظم (۱۷/اپریل ۱۹۵۳ء- ۲۴/اکتوبر ۱۹۵۴ء) تشکیل دی، مشتاق احمد گرمانی اور بروہی دونوں وزیر تھے۔ مؤخر الذکر موصوف خواجہ عبدالرشید اور گرمانی صاحب کے مشترکہ دوستوں میں شامل تھے۔